باب۔03

احمد مصطفیٰؐ کی بشارت

☆ وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ۔

ترجمہ: اور جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا، اے بنی اسرائیل میں تمھاری طرف بھیجا ہوا خدا کا رسول ہوں (حالانکہ) میرے سامنے جو تورات ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں (اس کو سچا مانتا ہوں) اور ایک رسول کے میرے بعد آنے کی بشارت دیتا ہوں جن کا نام احمد ہے۔(سورۃ الصف: آیت 6 کا حصہ)

☆ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ ۔

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے عہدِ واثق لیا تھا کہ جب میں تم کو کتاب اور حکمت سے سرفراز کروں پھر تمھارے پاس ایک ایسا رسول آئے جو تمھارے دین (اور رسول ہونے) کی تصدیق کرتا ہے تو تم اس پر ایمان لاؤ گے اور اس کی نصرت کرو گے۔(سورۃ آل عمران: آیت 81 کا حصہ)

انجیلِ مقدس میں جنابِ عیسیٰ علیہ السلام نے سرکارِ دوعالمؐ کے لیے جو پیشن گوئی فرمائی اس میں 'احمد' کا لفظ ہے۔ جب کہ عیسائی لوگ اس کے قائم مقام کو بیان کرتے ہیں۔ اپنی زبان میں اس کے جو معنی ہیں، اس کو ظاہر کرتے ہیں۔ کوئی احمد کی جگہ ' حمدت' کہتا ہے اور کوئی 'فارقلیط'۔ یہ تو نرے ترجمے ہیں۔ ان ترجموں کی مثال کچھ یوں سمجھو کہ جیسے کسی نے کہا کہ "چھپکلی آئی" اور ترجمہ کرنے والے نے lizard came کی بجائے اس کا لفظی ترجمہ concealed bud came کرڈالا۔ تو بتاؤ کہ اس کا اصل مطلب کس طرح سے ادا ہوگا۔ یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ احمد ایک شخصی نام ہے۔ اور شخصی ناموں کو جوں کا توں ہی رکھنا چاہیے، نہ کہ اس کا ترجمہ کرنا چاہیے۔

Siddiqui Publications

- جب مدینہ کے یہود، قبائل بنی اسعد، بنی غطفان وغیرہ سے شکست کھا کر عاجز ہوئے تو اپنے علماء کی تعلیم سے یہ دعا کرتے تھے کہ "الٰہ ! تو احمد النبی الامی اور ان پر نازل ہونے والی کتاب کی برکت سے ہم کو ہمارے دشمنوں پر فتحیاب کر"۔
- بائیبل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ ترانہ آج تک درج ہے کہ "وہ تو ٹھیک محمد ہے، میرا خلیل میرا حبیب یہی ہے"۔
- کتاب یعیاہ کی آیت 12/12 میں نمایاں طور پر یہ الفاظ موجود ہیں کہ " ان پڑھ کو کتاب دی گئی کہ وہ اسے پڑھے"۔
- انجیل یوحنا کے باب نمبر 16 میں لکھا ہے کہ جناب عیسیٰؑ نے آسمان سے اٹھائے جانے سے پیشتر فرمایا" میں تمھیں سچ کہتا ہوں، تمھارے لیے میرا جانا ہی سود مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاوں تو تسلی دینے والا تمھارے پاس نہ آئے گا۔ پھر میں اگر جاوں تو میں اسے تمھارے پاس بھیج دوں گا۔ وہ آکر دنیا کو گناہ سے، راستی سے، اور عدالت سے تصفیہ وار ٹھیرائے گا۔ گناہ سے اس لیے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لائے گا۔ راستی سے اس لیے کہ میں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں، تم مجھ کو پھر نہ دیکھوگے۔ عدالت سے اس لیے کہ اس جہاں کی سرداری پر حکم کیا گیا ہے۔ میری اور بہت سی باتیں ہیں جو میں تم سے کہوں گا مگر تم انھیں برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن وہ روحِ حق آجائے تو تمھیں ساری سچائی کی راہ بتادے گی۔ اس لیے کہ وہ اپنی کہے گی، جو کچھ وہ سنے گی کہے گی۔ وہ تمھیں آئندہ کی خبر دے گی اور انھیں دکھلائے گی"۔

اولاً درج شدہ سورۃ اٰل عمران کی آیت 81 کے مطابق، عالمِ مثال میں، جہاں سب کی روحیں جمع ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ جب محمد رسول اللہ کے ظہور کا زمانہ آئے اور تم اس زمانے کو پاؤ تو تم اس سید الانبیاء کی تعظیم کرو، ان پر ایمان لاؤ، ان کی ہر طرح سے مدد کرو۔ تمام انبیاء نے اس کا اقرار کیا۔ جب پیغمبروں نے اس سید الانبیاء کی برتری کا اقرار کر لیا اور ان پر ایمان لائے اور ان کی نصرت کا عہد کر لیا تو ان کے متبعین (followers) کو چاہیے تھا کہ ان کے پیغمبروں کی پیش گوئیوں کے مطابق 'سید الانبیاء' کی نبوت کا اقرار کرتے، ان کی اطاعت کرتے، ان کے احکامات مانتے۔ یوں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننا اور ان کی نافرمانی کرنا گویا تمام پیغمبروں کی نافرمانی ہے۔

{ حوالہ تفسیر صدیقی- پارہ 1 صفحہ 134 تا 136 پارہ 3 صفحہ 136 تا 138،
پارہ 19 صفحہ 86، 87 اور پارہ 28 صفحہ 44 تا 47 }